اسیسی کا سینٹ فرانسس

(سلسلہ کے لئے دیکھئے نورافشاں نمبر ۵)

جب وہ ایک مکان پر آیا جہاں ایک ضیافت ہو رہی تھی اور یہ دیکھ کر کہ مہمانوں میں اُس کے کئی پہلے ساتھی بھی ہیں وہ اُن کے سامنے خیرات مانگتے شرمایا اور وہاں سے چلے جانے کو گھوما۔ لیکن اپنی بزدلی پر گھبرا کر اور اپنے اِس طور پر گناہ کے مرتکب ہونے پر اپنے آپ کو ملامت کر کے وہ اُلٹے پاؤں پھرا اور ضیافت کے گھر میں جا کر سب کے سامنے اپنی شرم کا اقرار کیا۔ تب روحانی جوش سے اُس نے خدا کی محبت کی خاطر سینٹ ڈیمائن (S. Damian) کے گرجے کے لیمپ کے لئے خیرات مانگی۔

آخرکار سنہ ۱۲۰۸ء میں سینٹ ڈیمائن کا گرجہ پھر بحال ہو گیا۔ اور بہت لوگ جنہوں نے پہلے اُس کا مضحکہ اُڑایا تھا اور اُسے پاگل کہتے تھے۔ اُس کی فروتنی اور سرگرمی سے خود اِس کام میں اُس کی مدد کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جب سینٹ ڈیمائن کا گرجہ پھر بحال ہو گیا۔ فرانسس سینٹ میری۔ (مقدس مریم) کے چھوٹے گرجے کی مرمت کرنے کی طرف متوجہ ہوا۔ یہ ایک چھوٹی برباد شدہ عبادتگاہ تھی جو کوہ سباسیو کی ایک بڑی خانقاہ تھی جس کا تعلق بینیڈکٹ (Benedict) کے پیرؤوں سے تھا۔ یہاں وہ روز بروز پتھر لیجاتا اور دیواریں بنایا کرتا تھا جیسا اُس نے سینٹ ڈیمائن کے گرجے میں کیا تھا۔ یہاں وہ روز بروز گنیان و دھیان میں لگا رہتا اور مانگا کرتا تھا اور وقتاً فوقتاً ایک بینیڈکٹائن (Benedictine) خانقاہ سے پادری آ کر اور ماس (mass) کہا کرتا تھا اور اُس چھوٹے چیپل کے کام کے وقت اور دعا کے خاموش گھنٹوں میں فرانسس کو خدا کی بادشاہت کے رازوں اور اُس بیاوری کا جس کے لئے اُس نے اپنے آپ کو دینے کا عہد کیا تھا علم زیادہ ہوتا گیا۔

اِس وقت بلا کسی قاعدہ کی مجبوری سے وہ ایک زاہد کا لباس پہنتا تھا۔ اپنی کمر میں چمڑے کا کمربند باندھتا تھا۔ اپنے ہاتھ میں ایک لاٹھی رکھتا اور پاؤں میں کھڑاؤں پہنتا تھا تب ایک دن یعنی مقدس متھیاس کی دعوت کے دن۔ اُس مقام پر فرانسس کو آخری بلاہٹ اُس کی ادائیگی کے وقت آئی۔ پادری اُس دن کی انجیل پڑھنے لگا۔ یعنی جب تم جاؤ یہ کہکر منادی کرو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی۔ بیماروں کو چنگا کرو۔ مُردوں کو جلاؤ۔ کوڑھیوں کو پاک صاف کرو۔ دیووں کو نکالو۔ تم نے مفت پایا مفت دو۔ اپنے پاس سونا روپا نہ لو۔ اپنے بٹوؤں میں پیسے نہ سفر کے لئے تھیلی لو۔ نہ دو کرتے نہ جوتیاں۔ نہ لاٹھی کیونکہ مزدور کی مزدوری کا حق ہے"۔ اُس ہی پادری سے بعد ازاں اِن الفاظ کو پھر صاف پڑھوا کر وہ بے بیان خوشی سے بھر گیا۔ اُس نے کہا یہی ہے جو میں اپنی تمام طاقت سے پورا کرنا چاہتا ہوں۔ پس اِن سب باتوں کو جو اُس نے سُنی تھیں حفظ کر کے وہ انہیں پورا کرنے کی خوشی سے کوشش کرتا تھا۔

اُس وقت سے نہ وہ لاٹھی رکھتا تھا نہ کھڑاؤں نہ بٹوا اور نہ تھیلی۔ بلکہ اپنے لئے ایک غم خیز اور موٹا جھوٹا کرتا بنوایا اور اُس نے اپنے چمڑے کا کمربند ایک طرف پھینک دیا۔ اور کمر باندھنے کے لئے ایک رسّی لے لی اس طرح سے وہ حقیقت میں لیڈی مفلسی کا عاشق اور مسیح کا پیرو ہو گیا۔ اُس وقت سے وہ روحوں کی تلاش میں چل نکلا اور اِس غرض سے اُس نے توبہ کی منادی کرنا سادہ طور سے شروع کی۔ وہ کوئی مقررہ وعظ نہ کرتا تھا۔ بلکہ آدمیوں کو سلامتی اور رضامندی کے لئے بلاتا تھا۔ اُس کے الفاظ روح القدس کی طاقت سے پُر اور دل چھیدنے والے تھے۔ یہاں تک کہ اُس کے سننے والے سنتے وقت تعجب میں غرق ہو جاتے تھے۔ علاوہ اس کے اُس کے چہرے میں ایک ایسی نگاہ تھی گویا کہ وہ زمین سے پرے آسمان میں دیکھ رہا ہے۔ وہ روز بروز شہر جایا کرتا تھا اور لوگوں سے جو اپنے کام پر جاتے وقت اُس سے راستے میں ملا کرتے تھے۔ یا جب وے اسیسی کے کھلی جگہوں میں جمع ہو کر کھڑے رہا کرتے تھے۔ کلام کیا کرتا تھا۔ وہ اپنی منادی ہر جگہ اِس سلام سے شروع کرتا تھا جو خدا نے اُس پر ظاہر کیا تھا یعنی خدا تمہیں اپنی سلامتی بخشے"۔ اور وہ آدمی اور عورتیں بھی جو صلح کو پسند نہ کرتی تھیں اُس کی سنتیں اور توبہ کرتی اور خدا سے ملاپ کرتی تھیں۔

سال نو مبارک

۱۹۱۷ء

اُمید میں خوش۔ مصیبت میں صابر۔ دعا مانگنے میں مشغول رہو۔ رومی ۱۲: ۱۲

پلا مجھ کو ساقی محبت کا جام
کہ امیسو سولہ ۱۹۱۶ کا ہے اختتام

غنیمت شمر صحبتِ دوستاں
کہ گل پنج روزہ ہے در بوستاں

اے معزز مسیحی صاحبان مہربانی کر کے آج ذرا مجھ احقر نالایق کی بھی التماس سنو۔

زمانہ میں صدہا انقلاب آئے۔ اور آئیں گے۔ نیز پہلے بہتیرے سال گزر گئے اور گذر جائینگے۔

خدا کا تم اپنے دل میں غور کرو کہ ہم سب پہلے کیا تھے۔ اور اب مسیح میں پیوستہ ہو کر کیا بن گئے ہیں۔

پہلا پطرس ۲: ۹۔۱۰ آہا نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ہمارا منجی ہر وقت ہمارے ساتھ موجود ہے۔ پس ایسی حالت میں ہم کو کسی قسم کا بھی خوف و خطر نہیں۔ حتیٰ کہ ہم سب مسیحی موت سے بھی نڈر رہتے ہیں۔ گویا یہ موت ہمارے لئے دنیا دی سمندر کی ایک حد ہے۔ ہم اس حد سے گذر کر ایک اعلیٰ اور غیر فانی ہستی میں جا بستے ہیں۔ اور وہ سب جو ایمان سے مسیح یسوع کے سایہ رحمت میں آ گئے ہیں وہ اُس کے مقدس خون کے وسیلے سے اپنے گناہوں سے برف کی مانند سفید اور پاک و صاف ہو گئے ہیں۔ زبور ۵۱۔

کاش کہ جملہ مسیحی صاحبان بھائی و بہن اس دنیا کی چند روزہ زیست پر جو سایہ کی طرح گذرتی چلی جاتی ہے۔ غور کر کے اپنے خداوند مسیح یسوع کے فرمان کے مطابق اُس مالک جیسا اخلاق و مزاج اختیار کریں۔ اُس کو ہر وقت اور ہر جگہ حاضر و ناظر جانیں تو ایسی صورت میں ہر ایک مسیحی زمانہ کے حوادث و مصائب سے اُس میں ہو کر بےشک محفوظ رہ سکتا ہے۔ کیونکہ وہی ہماری چٹان ہے۔ زبور ۲۷: ۲۔۱۱

لازم ہے کہ ہم ہر وقت دعا کرتے ہوئے جاگتے اور ہوشیار رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ دولہا اچانک تشریف لے آئے اُس وقت ہم اپنی کپیوں میں تیل نہ پا کر دوسروں سے تیل لینے کی التجا کریں اور وقت گذر جائے افسوس کہ ایسے نازک وقت میں کوئی بھی ہمیں تیل نہ دیگا۔ اور ہمیشہ سے تیل نہ رکھنے کے سبب ہم سخت ندامت اٹھائینگے۔ ہائے اُس وقت دروازہ بھی بند کر دیا جائیگا متی ۲۵: ۱۔۱۲ دیکھو اب کونسا وقت ہے۔ (بارہ بجنے میں شاید چند ہی منٹ باقی ہیں) پہلا پطرس ۴: ۷ متی ۲۴: ۱۱

پیارے بھائیو! زمانہ دگرگوں ہو کر گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہا ہے۔ لیکن افسوس مجھ پر اور اُن پر جو وقت کو نہیں پہچانتے متی ۱۶: ۴

مناسب ہے کہ ہم سب مسیح یسوع جیسا اخلاق و محبت اپنے میں پیدا کر کے اس کا جلال ظاہر کریں پہلا پطرس ۲: ۱۲۔۱۱ انجیل یوحنا ۱۳: ۵۔۳۴ پہلا کرنتھی ۱۳: ۱۳

چنانچہ مسیحی محبت و اخلاق اپنے اندر نہایت اعلیٰ درجہ کی کشش رکھتی ہے اور وہ خدا اور خدا پر بھروسہ کرنا سکھاتی ہے۔ نیز انسان کے یقین کو بڑھاتی ہے۔ تب مسیحی کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس پر فخر کیا جا سکے۔ بلکہ اس کے اندر کوئی اعلیٰ قدرت (روح القدس) موجود ہے جس کی طاقت و ہدایت سے ہر مسیحی دنیا کی تمام بطالتوں سے مبرا ہو کر ہر قسم کی نفسانی خواہشوں پر دن بدن غالب آتا چلا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس میں پرانا آدم مر کر (مسیح) نیا آدم زندہ ہو جاتا ہے۔ پس ناممکن تو نہیں پایا جائے گا۔

زمانہ کی گوناگوں نیرنگیاں ہر فرد بشر کو معلوم ہیں افسوس کہ دنیا تاریکی کو پسند کرتی اور اُس میں خوش رہ کر جہالت و گمراہی کے کام کرتی ہے۔ لیکن ہر مسیحی دنیاوی کاموں سے کنارہ کشی کر کے خداوند کی طرف کمال کو حاصل کرنے کے لئے آگے قدم بڑھائے۔ اور کمال کی کوئی حد نہیں۔ کوئی میرے جیسی بہن یہ نہ سمجھے۔ کہ میں نے کمال کو پا لیا نہیں۔ اس لئے اب آگے قدم اٹھانا میرے لئے عبث ہے۔ نہیں ہمت مردانگی کے ساتھ ایک عظیم الشان نشان کو مد نظر رکھ کر آگے بڑھے چلے چلو۔ جب کمال آئیگا تو اُس وقت یہ ناقص جاتا رہیگا پطرس دوم ۳: ۱۸

مسیحی اخلاق و چال چلن ایک نہایت مؤثر وزن و اثر پیدا ہونے کی منادی ہے۔ گویا دنیاوی سمندر کی مچھلیوں کو پکڑنے کے واسطے ایک جال ہے۔ پہلا پطرس ۳: ۱۸

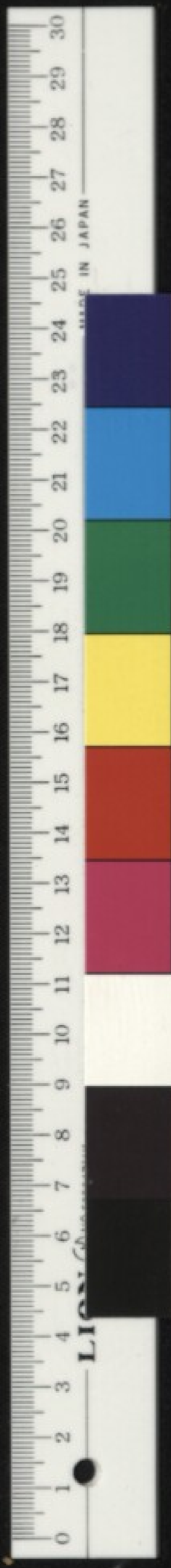
زمانہ سلف کے بزرگوں کے کارناموں کو دیکھو تو صاف عیاں ہو جائیگا۔ کہ اُن کے چال چلن و اخلاق کیسے پاکیزہ و دربا تھے۔ کیا وہ کسی سوسائٹی سے اپنی خدمات کے صلہ میں کچھ تنخواہ یا وظیفہ لیتے تھے۔ ہرگز نہیں بلکہ میرے خیال ناقص میں وہ کسی تنخواہ وغیرہ لیکر خداوند مسیح کی خدمت کرنے کو بہت ہی معیوب خیال کرتے تھے۔ بےشک وہ محنت کر کے خود کھاتے بلکہ اوروں کو بھی کھلاتے تھے۔ اور ایسی حالت میں خداوند کی خدمت کرنا اپنی زندگی کا ایک جزو خیال کرتے تھے۔

اے معزز مسیحی بزرگو۔ بھائیو اور بہنو دین حق کی غیرت اور خداوند یسوع کی بےپایاں محبت کا نقشہ ایک اسیر شدہ یہودی لڑکی میں دیکھو۔ سلاطین دوم ۵: ۲۔۳

ابتدا میں جو مسیحی بزرگوں کو اپنے مخالفوں سے تنگ آ کر کسیقدر جنگ بھی کرنے پڑے۔ تو نہایت نیک نیتی کے ساتھ اور اُس وقت اُن میں وہ آبی روح اپنا کام کر رہی تھی جس کے باعث وہ ہر قسم کی مشکلات و مصائب پر غالب آتے گئے۔

موجودہ جنگ کا مقصد و مدعا بھی اپنے اندر بیکس و ناتوانوں کی ہمدردی کا مادہ لئے ہوئے ہے ایک ظالم فرعون ثانی خونخوار بھیڑیے سے خدا کی بھیڑوں کو آرام و آزادی دلانے کی غرض سے ہزارہا مالی و جسمانی قربانیاں ہو رہی ہیں۔

معزز ناظرین! دنیا کا ہر فرد بشر بخوبی جان گیا ہے کہ تاج برٹش کا سوائے متذکرہ بالا امر کے دیگر کوئی ذاتی مدعا ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ اور نہ ہی تھا پس یہی وجہ ہے کہ کل مخلوق روز و شب صدق دل سے خداوند کی بارگاہ اقدس میں یہی





دعا کرتی ہے۔ کہ اے خالق بے نیاز عالم الغیب تو جو نیکی و مہربانی اور بیکسوں کی ہمدردی کو پسند فرماتا ہے۔ اپنے فضل و رحم سے اور اپنے پیارے بیٹے ہمارے خداوند مسیح یسوع کے طفیل۔ ہمارے ہر دلعزیز مہربان رحم دل نیک نہاد دعالیجناب والاجاہ شہنشاہ معظم و قیصر ہند دام ملکہ کو اس متکبر ظالم پر جلد کامل فتح و نصرت عطا فرما جس سے کہ تیرے فرمان کیمطابق تیرا ہی جلال ظاہر ہو۔ آمین۔

باشد شہا سلامت مُدام
فلک چاکر و بخت و دولت غلام

خاکسار ۱۔۱۔ے۔۱۔ے۔بی۔
میں منشی یوسف خاں۔ احقر

بیداری ایک شرط

ہم میں سے بہتوں نے اس ملک کی روائتوں کو پڑھا ہوگا اور لنکا کے اُس زور آور جنگجو دیو کے جاگنے کے قصے سے واقف ہونگے۔ اُس کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک دفعہ بہت گہری نیند میں سو گیا۔ بہت کوشش کیگئی کہ اُسکو ہوش میں لایا جائے۔ اُس کے کان میں باجے بجائے گئے۔ لیکن یہ تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ مگر ایک قاصد یہی خبر لاتا تھا کہ وہ ابھی ہوش میں نہیں آیا۔

میرے مسیحی دوستو اور ہم خدمتو یہ ہندوستان کا ملک جو کہ عجیب طرح کے وسوسوں اور اوہام سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے سامنے ایک سوئے ہوئے دیو کی مانند ہے۔ ہم اس عظیم الشان کام کے سامنے لرزاں اور ترساں ہیں۔ ہندوستان میں ایسی قسم کا فلسفہ اور یہ زہریلے خیالات اس قدر اثر کر گئے ہیں کہ اب اس کو جگانا یا ہوش میں لانا ہماری طاقت سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ ہم نے ہندوستان میں مسیحی کالج سکول اور کلیسیائیں جگہ بجگہ جال کے مانند پھیلا دی ہیں۔ جو کچھ زمانہ گذشتہ میں کیا گیا ہے اُس کے لئے خدا کا شکر ہو۔

ہر ایک مسیحی کے لئے جس نے تجربہ سے خدا کی گناہ سے بچانے والی طاقت کو پہچانا ہے۔ خدا کی تحسین اور تعریف ہو۔ لیکن جب ہم اُن علاقوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ جہاں بشارتی خدمت میں بہت تھوڑی کوشش کی گئی ہے۔ اور اُن بڑے شہروں کو دیکھتے ہیں جہاں پر باوجود ہمارے سالہا سال کی کوشش سے ابتک گناہ اور بت پرستی قایم ہے۔ اور جن کو دیکھکر شیطان ہماری بے سود کوششوں پر ہنستا ہے۔ اور جب ہم ان مندروں کی طرف دھیان کرتے ہیں جو کہ اب تک سر نکالے ہوئے ہیبت ناک طور پر ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔ اور جب ہم اپنی مسیحی کلیساؤں کی طرف نگاہ کرتے ہیں جو کہ گواہی کے کام میں بہت تھوڑی کوشش کرتی ہیں۔ اور خود بھی اپنی کمزوری کا آوازہ کستی ہیں تو کیا ہم کو کہنا نہیں پڑتا کہ دیو جگایا نہیں گیا۔

علاج کیا ہے؟

کیا یہ واجب نہیں ہے کہ ہم اسباب پر غور کریں۔ کیا ہم اپنے دنیاوی دھندوں میں مشغول ہیں۔ ہمارے پاس عبادت کے لئے وقت نہیں ہندوستان بے نظیر طور پر بشارتی کام کے لئے مردوں اور عورتوں کی ایک جفاکش فوج کھڑی کر سکتا ہے۔ اس ملک میں جہاں کہیں بھی جایئے مسیحی کارندے اپنے کام میں مستعد و مشغول نظر آتے ہیں۔ بلکہ سُننے میں آتا ہے کہ کام کی مقدار اُن کی طاقت سے زیادہ ہے۔ اور مجموعی طور پر ہم پر سستی کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ ہماری اس قدر طاقت بے فائدہ ضائع ہوتی ہے۔ پاک کلام شخصی تجربہ اور تاریخی ضمیر تینوں متفق ہو کر کم از کم اس بات کا ایک یہ جواب دیتی ہیں کہ ہم نے اُس ذریعے کا جس سے ہم خدا کی مدد حاصل کر سکتے ہیں اور جس کو کہ خدا نے خود مقرر کیا پورے طور سے استعمال نہیں کیا۔

ہم نے اپنی اس مہم میں دعا کو مناسب جگہ نہیں دی۔ کیا یہ ٹھیک نہیں ہے کہ ہمارے وقت کا بہت سا حصہ سکول دفتر و دیہات اور زنانہ کام میں صرف ہوا۔۔۔ اور بہت تھوڑا حصہ ہم نے تنہائی میں دعا کے واسطے صرف کیا۔ ہماری ذہنی جسمانی طاقت اور عقل اور جوش نے بہت درجے تک اس طاقت عظیم کی جگہ لے لی جو کہ غیر فانی روحوں کو موت کی نیند سے جگا سکتی ہے۔ یہ وہ طاقت ہے جسکا بانی زندہ خدا ہے۔ اور وہ قوت ہے جو کہ روح القدس کے وسیلے سے ملتی ہے۔ مشنریوں کے مکانوں میں اور مسیحی گھرانوں میں کئی دن متواتر ایسی ہی کام کی دھن میں گذر جاتے ہیں لیکن بہت ہی تھوڑا وقت خدا کی رفاقت میں صرف کیا جاتا ہے۔ اگر بہت کیا تو صبح مشکل سے چند ایک منٹ نکالے۔ یا شام کیوقت تھک ٹوٹ کر تھوڑا سا وقت اُس کے لئے بچا پایا ہم میں سے کتنے ہندوستان کے لئے سفارشی دعا میں مشغول رہتے ہیں۔ جس طرح رابرٹ مرے چینی کی کلیسیا واقعہ ڈنڈی کے لئے مشغول رہتا تھا۔ اور باوجود اپنی بیماری کے جبکہ اُس کو تھوڑی مدت کے لئے وہاں سے جانا پڑا اس نے اس قدر دعا کی کہ آخر کار خدا نے آسمان کی کھڑکیاں کھول دیں اور اُس کلیسیا کے اوپر شدت سے برکت کی بارش برسائی ہم میں سے کتنے اس غیر مسیحی ملک کی روحوں کے لئے دعا کرتے ہیں جس طرح سارہ ہٹ اکمن نے اُن کلیساؤں کے لئے جن میں وہ کام کرتا تھا دعا کی اور دن بھر خدا کی منت کرکے خدا سے آنسو بہا بہا کر اُن آدمیوں کی روحوں کے

نے دعا کرتا تھا۔ ہم سب دعا کی ضرورت کو پہچانتے ہیں بلکہ اُس کی ضرورت اور تاثیر پر تقریریں کر سکتے ہیں۔ پر کیا ہم خود اس کو عمل میں لاتے ہیں۔ ہم بائبل کی تاریخ میں سے دو واقعات ناظرین کو یاد دلاتے ہیں۔ جو کہ خدا کی اُس تجویز کو جو اُس نے آدمیوں کو جگانے کے لئے مقرر کی صاف اور صریح طور پر ظاہر کرتے ہیں۔

(الف) ایک نبی کے کمرے میں ایک لڑکا موت کی نیند سویا ہوا ہے جس در حرکت پڑا ہے۔ مرد خدا کا خادم اپنے آقا کے حکم کے مطابق بڑے اشتیاق اور تیزی کیساتھ اُس نبی کا عصا اُس لڑکے کے چہرے پر رکھتا ہے۔ اور یہ امید کرتا ہے کہ اس کے چھوتے ہی وہ زندہ ہو جائیگا۔ اُس کا نتیجہ مفصل اور دلچسپ طور پر بیان کیا گیا ہے۔

"لیکن کوئی آواز سُنائی نہ دی"

اس کے بعد مرد خدا خود آیا اور اُس نے موت کے اس ہیبت ناک منظر کو دیکھا۔ اب الیشع کیا کریگا اُس کا عصا یہ معجزہ نہ کر سکا اُس کے نوکر کے جوش اور پھرتی نے بھی کچھ نہ کیا۔ الفاظ کی طرف دھیان دیجئے "وہ اندر گیا اور دروازہ بند کر کے خدا سے دعا مانگی۔ جو کام مذکورہ بالا کوششوں سے نہیں ہو سکا وہ دعا کی طاقت سے ہو سکتا تھا اور ایلشع اُس نے اندر جا کر خدا سے دعا مانگی۔ اُس کی دعا پُر از جوش و ایمان تھی۔ اور سونیوالے کے لئے محبت سے بھری ہوئی تھی

نہایت مناسب ہے کہ سوچیں کہ آیا ہم نے اُن شخصوں کے ساتھ جن کے درمیان ہم کام کرتے ہیں پیار اور محبت کا رشتہ قائم کیا ہے یا نہیں ہم اس بات کو یاد رکھیں کہ اُس خادم کے جوش اور عصا کی طاقت کے ذریعے کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی۔ اور یہ کہنا پڑا "بچہ جاگا نہیں"

اے میرے ہم خدمتو اگر ہم اپنا کام بڑے جوش کیساتھ کریں اور تجارتی کام کے عہدے کے عصا کو ہر جگہ لیجائیں اور سکولوں کوچوں میں اور زنانہ محلوں میں کام میں لائیں اور اگر اسی کو کافی سمجھیں تو شیطان ہم پر ہنسیگا اور ہم اُس کے سامنے شرمندہ ہونگے۔ اپنی آنکھیں اُٹھاؤ اور کھیت کی طرف دیکھو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہندوستان ابھی تک نہیں جاگا۔ اس لئے ہم بھی اندر جائیں اور دروازے بند کر کے خدا سے دعا کریں۔

(ب) اب ہم بیت عنیاہ کے اُس واقعہ کی طرف رجوع دلاتے ہیں جو کہ ایک قبر کے نزدیک وقوع میں آیا۔ اس جگہ ایک شخص ہے جو کہ الیشع سے بھی بڑا ہے جو کہ جگانے اور بچانے میں قادر ہے۔ اور جس کا فقط یہ کہنا "اے لعزر نکل آ" کافی ہے۔ پر اس سے پیشتر کہ وہ جگایا جائے قادر مطلق خدا کا بیٹا دعا مانگتا ہے۔ "اور یسوع نے اپنی آنکھیں اُٹھا کر کہا اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سنی اور تو ہمیشہ میری سُنتا ہے۔" اگرچہ مردے کو جلانے کی خواہش موجود ہے اور مشکلات پتھر بھی ہٹ گیا ہے۔ لیکن تو بھی خدا کی مدد مانگنا اور باپ کی قوت کے لئے دعا کرنا ضروری ہے۔ شاگرد اپنے استاد سے بڑا نہیں۔ ہم میں سے بعض کے دل میں ان غیر اقوام کے لئے جو ہمارے ارد گرد بستی ہیں بڑی ہمدردی ہے۔ ہم نے اُن نیک بندوں کے نمونے پر جو ہم سے پہلے ہو چکے ہیں اور جنہوں نے بہت بڑی بڑی مشکلات کا مقابلہ کیا ہے بلکہ سخت محنت کی ہے۔ اور بڑی کوشش کی ہے۔ کہ تعصب اور اوہام اور وسوسوں کے پتھروں کو جو کہ ہندوستان کی بیداری میں صدیوں سے سد راہ ہیں ہٹا دیں۔

لعزر ابھی تک سوتا ہے۔

ہم میں کیا کمی ہے۔ ہم خدا سے اُس طاقت کے طلب کرنے کے بارے میں بہت قاصر ہے یا جو زندہ کرنے والی طاقت ہے۔ اور جو دعا و ایمان کے ساتھ ملتی ہے۔ اس بات سے ہم اچھی طرح واقف ہیں۔ ہم اس بد روح کو کیوں نہ نکال سکے؟ اے استاد ہم سونے والے کو کیوں نہ جگا سکے"؟ اے مسیحی کارندو آؤ ذرا ہم اُن الفاظ پر غور کریں جو جواب کے طور پر ہمارے کپتان اور امام کے مبارک دہن سے نکلے ہیں "اپنے ایمان کی کمی کے سبب۔ یہ قسم دعا کے سوا اور کسی طرح نکل نہیں سکتی۔" ہاں اسمیں ذرا کلام نہیں یہی اس ساری بات کی کنجی ہے۔ ہندوستان اور کسی طرح بیدار ہو نہیں سکتا۔ سوائے دعا کے۔

چند الفاظ خاتمہ کے طور پر۔

۱۔ کیا ہم میں سے اکثر کو اور شخصی بیداری کی ضرورت نہیں؟ ہم اپنے کاموں کے ایسے عادی ہو جاتے ہیں کہ روز کا روزانہ کام انجام ہوتا جاتا ہے۔ طلباء کو تعلیم ملجاتی ہے۔ بیمار پرسی بھی ہو جاتی۔ تقریر کا کام بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم ہمیشگی اور بقا کا خیال کر کے اس کام پر نظر کریں تو کیا ہم دل میں تسلی پاتے ہیں؟ کیا ہمارے کام کا پھل ایسا ہے جو باقی رہیگا؟ ہم ہزاروں آدمیوں کو مسیح پر ایمان لانے پر مجبور کر سکتے ہیں اور اُن کو بپتسمہ بھی دے سکتے ہیں۔ بالخصوص غریبوں میں سے۔ لیکن کیا ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تمام فی الواقعہ سچے مرید ہیں اور نام کے مسیحی نہیں۔ کیا ہم خود خدا کی آگ سے کام کر رہے یا کہ صرف بناوٹی اور دنیوی آگ سے جو کہ محض ہمارے جسموں کی طاقت اور جوش ہے۔ کیا ہم خود بیدار ہیں؟ جیسے زکریاہ بیدار کیا گیا۔ جیسے کوئی نیند سے جگایا جاتا ہے (زکریاہ ۴: ۱-۲) تو اُس نے کیا دیکھا؟ اُس نے سونے کا ایک شمعدان بمعہ اُس کی نلیوں کے دیکھا جن میں سے تیل زیتون کے درختوں کا بہتا تھا۔ اور اُس نے اُس رویا میں

روح کی طاقت کا بھید معلوم کیا۔ نہ تو طاقت اور نہ توانائی سے بلکہ میری روح سے۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ کیا ہم مشنری اور مسیحی کارندے اس روح کی طاقت کے بھید سے آشنا ہیں۔ اور بخوبی پہچانتے ہیں؟ اگر ہم شدا فی یہ رویا دیکھی ہے اور روح کی اس طاقت سے واقف ہیں تو ہم کو امید ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے کام میں کامیابی سے دوچار ہونگے۔ اور ہندوستان کو ایک دن تمام و کمال جیدا ہوا دیکھینگے۔

ہم اس ملک کو مسیح تک کبھی اس معنی میں نہیں لا سکتے۔ جیسا مسیح خود طلب کرتا ہے۔ اگر ہم صرف مسیحی کارندوں کی تعداد بڑھا دیں اور ملک کو اُن سے بھر دیں۔ بلکہ ضرور ہے کہ اس ملک میں مسیح کے سچے گواہ پائے جائیں جن کی زندگیاں گواہی دیں اور خود کامل طور پر جیدا ہوں اور جا اپنے ذاتی تجربے سے سیکھ چکے ہوں۔ کہ روح میں کس طرح مل سکتا ہے اور کس طرح استعمال ہو سکتا ہے۔

۴۔ کیا ہم کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم خدا کی بچانے والی طاقت پر زیادہ مضبوط ایمان لائیں اور اس بات پر ایمان رکھیں کہ ہم کو نجات دینے کے لئے وہ کس قدر مستعد ہے۔ اور کیا ہم کو ضرورت نہیں کہ ہم میں دعا کرنے والی اور پیہم مجبور دعا کرنے والی روح پیدا ہو؟ ہم کو اپنے آپ کو جگانا چاہیئے۔ تاکہ ہم اس کے طاقت ور بازو کو بیدار اور اُس کی طاقت کو کام کرتے دیکھ سکیں۔ ہم اس سے بہتر اور کیا کر سکتے ہیں کہ اُس کے قدموں پر گر پڑیں اور وہیں خاک پر پڑے ہیں اور آہ و زاری کریں اور اسے آرام نہ لینے دیں جب تک وہ ہندوستان کو دنیا میں قابل تعریف نہ بنا دے۔ ہمارا فرض ہے اور فخر ہے کہ ہم ایسی بیداری کے لئے ان آخری ایام میں دعا کریں "جاگ جاگ توانائی پہن لے اے خداوند کے بازو۔ جاگ جیسا اگلے زمانے میں" (یسعیاہ ۵۱: ۹) کیا تمام ناظرین ہمارے ساتھ اس دعا میں شریک نہ ہونگے۔ اور خداوند سے اُس طاقت کو اور اُس برکت کو جو وہ ہندوستان کو دینا چاہتا ہے۔ حاصل نہ کریں گے؟ بہت بہتر ہے اگر ہم کام خواہ تھوڑا کریں۔ پر دعا زیادہ مانگیں۔ انسانی جوش اور طاقت سے ایک روح بھی مسیح تک نہیں آ سکتی۔ لیکن اگر کام زندہ خدا کے ساتھ لگے رہکر کیا جائے اُس کا نتیجہ ہمیشہ باقی رہیگا۔

اِطلاعِ عام

ناظرین نور افشاں از نور افشاں کی خدمت اور فوائد سے بخوبی واقف ہیں اور اس کی ضرورت کو کما حقہ محسوس کرتے ہیں یہی ایک پرچہ ہندوستان بھر میں اردو زبان میں موجود ہے جو قوم کی خدمت اور خداوند کے جلال کے لئے ہر وقت مستعد اور تیار ہے۔ اس جنگ کی وجہ سے اس ملک کے تمام کاروبار میں جو رکاوٹیں اور مشکلات پیدا ہو گئی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ ایسے کڑے وقت میں کسی اخبار یا رسالہ کا جاری رہنا ناممکن تو نہیں مگر دشوار ضرور ہے۔ اور جہاں دیگر امور میں جنگ کا اثر بڑا بھاری پڑتا ہے۔ وہاں اخبارات بھی اس سے کچھ کم اثر نہیں پڑا۔ اس گرانی اور مشکلات سے نور افشاں بھی بڑا متاثر ہوا ہے۔ ہمارا منشا تا حال نہ تھا کہ اس کی قیمت میں کچھ اضافہ کیا جائے مگر کیا کریں زمانہ ایک حال پر رہنے نہیں دیتا۔ کاغذ کی گرانی اور دیگر مصالحات کی کمیابی اور لاگت کی زیادتی ہم کو بھی مجبور کر رہی ہے کہ اخبار کی قیمت میں اضافہ کیا جائے اور ضرور کیا جائے۔ لہٰذا ہم مجبور ہو کر اپنی مسیحی پبلک سے اور اپنے معزز اور مہربان خریداران سے التماس کرتے ہیں۔ اور اعلان عام دیتے ہیں کہ آئندہ سال سے بجائے دو روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول کے سالانہ چندہ نور افشاں کا مبلغ تین روپیہ ہوگا۔ صرف ۸ آنہ زیادہ دینا اور سال بھر اخبار سے فیض اُٹھانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ہم تو یہ بھی اضافہ نہ کرتے مگر کیا کریں مجبور ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے خریداران کو اس قدر اضافہ کچھ شاق نہ گزریگا اور بدستور خریداری کو جاری رکھکر ہمیں احسانمند فرماوینگے۔

مینیجر اخبار نور افشاں لودیانہ

ضروری اشتہار

کچھ عرصہ ہوا کہ اخبار ہذا میں بابت نیلامی اراضیات چک نمبر ۵۴ و ۱۴۷ اشتہار دیا گیا تھا۔ اُس کے جواب میں دفتر ہذا بابت لوئر باری دوآب کینال منٹگمری سے ذیل کی ہدایات برائے اشتہار موصول ہوئی ہیں۔ ملاحظہ فرمایا جاوے

وہو ہذا۔

۱۔ گورنمنٹ نے پریسبیٹرین کلیسیا کے ممبروں کے لئے پوری قیمت فروخت پر ۲۵۰۰ ایکڑ زمین اور رومن کیتھولک مسیحیوں کے لئے ۵۰۰ ایکڑ زمین مقرر کی تھی جو ہر ایک شخص بموجب شرائط مقررہ قسطوں پہلے سکتا تھا۔ مسیحیوں کو لازم ہے کہ وہ براہ راست دفتر ہذا کو درخواست نہ کریں مگر مقرر مشنری صاحبان سے درخواست کریں۔ پریسبیٹرین کلیسیا کے مسیحیوں کو زمین مل چکی ہے۔ مگر رومن کیتھولکوں کو تا حال نہیں ملی (۲) گورنمنٹ کا منشا اور زیادہ اراضیات کی فروختگی کا نہیں ہے۔ ہاں چند اور دیہات ایسے ہیں جہاں مسیحیوں کو بلا امتیاز ذات یا فرقہ کے بڑے بڑے بیوپاریوں کے ذریعہ صرف ایک فصل کے واسطے عارضی کاشت پر مل سکتی ہے (۳) آئندہ چند سال



کے لئے زمین عارضی کاشت پر ہر ایک مسیحی ہندو اور مسلمانوں کو جو کاشتکاری پسند کرتا ہے۔ مل سکیگی۔

ضرورت

وزنیکلر مڈل سکول کے لئے ایک مڈل پاس مسیحی استاد کی ضرورت ہے۔ جو اردو اور اگر ممکن ہو تو ہندی بھی جانتا ہو سکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ عہ روپیہ ماہواری ہوگی۔ نیز ایک پرائمری ٹیچر کی ضرورت ہے خواہ وہ عورت ہو خواہ مرد تنخواہ مبلغ عہ روپیہ ماہوار۔ ایک بابو کی بھی ضرورت ہے۔ جو لائیٹ ہاؤس کیپنگ اور انگریزی خط و کتابت کرنا جانتا ہو تنخواہ مبلغ عہ ماہوار۔ اور مکان مفت ملیگا۔ پادری جیمس واٹ صاحب ایٹہ یوپی سے معہ نقول سندات درخواست کریں۔

ضرورت

۴/۴

کرشنا میڈیکل ہال پشاور شہر کے واسطے ایک لیڈی ڈاکٹر اور ایک دایہ کی ضرورت ہے تنخواہ کے علاوہ جو اور رہائشی مکان اور نصف وزٹ فیس لیڈی ڈاکٹر کو چالیس روپیہ سے پچاس روپیہ تک اور دایہ کو پندرہ سے بیس روپیہ تک دیجائے گی تمام درخواستیں بنام: مینجر کرشنا میڈیکل ہال بازار گھنٹہ گھر پشاور شہر آنی چاہیں۔

اطلاع

اطلاع دیجاتی ہے کہ انجمن عام تلاوت کنندگان بائیبل کی فہرستیں اجی ۱۹۱۷ء اب تیار ہیں قیمت فی فہرست سالانہ کل ایک آنہ (۱) ہے جلد منگوا لیجئے۔

المشتہر مس - این - ڈائلی
لودیانہ - پنجاب۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع احاطہ اور بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ گیند کا میدان اور لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوشنما حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا بہ پتہ ذیل درخواستیں بھیجیں المشتہر:-

پرنسپل بیرنگ ہائی بٹالہ ضلع گورداسپور۔

فائیک عیسیٰ

۱۲/

یہ اردو زبان کا ایک عمدہ ناول ہے۔ اسکو ضرور پڑھیے۔ اخلاقی معاشرتی امور خوبی کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ پلاٹ بہت عمدہ اور زبان نہایت پاکیزہ ہے یہ وہ ناول ہے جس کو بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے حجم ۱۱۲ صفحہ سائز ۲۰×۲۶ ۳۲ ٹکسالی چھپائی کاغذ نفیس۔ قیمت ۸ خرچ ڈاک بذمہ خریدار المشتہر:-

مینجر وکٹوریہ ہال چوک۔ لکھنؤ

ہر قسم کا کپڑا منگوائیے

لودیانہ کا لٹھا ہر گز سے لیکر عہ گز تک۔ تولیہ سفید چارخانہ فی ۱۲ ہر ہر ۸ رہ۔ موزے وسیع ولایتی ہر رنگ ۸ درجن جوڑہ۔ دری پلنگ مضبوط عمدہ ہر رنگ فی عدد سے للعہ تک لنگی لسری عمدہ ۸ رہ سے عہ فی گز جھاڑن عہ سے ۱۲ فی درجن علاوہ جس چیز کی ضرورت ہو قیمت دریافت فرمائیے۔ المشتہر

نتھانی ایل اینڈ سنز لودیانہ مشن کمپونڈ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے جن لڑکوں نے ابتدائی تعلیم کو مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حسب لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی کی زیر نگرانی کردی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہوگیا ہے شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ماہوار اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ۳ ہوں تو عہ فی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا گاڑی گول اور بڑھئی کا کام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا للعہ سے ماعہ گول گاڑی للعہ سے عہ روپیہ تک۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تحقیق الاسلام

یہ کتاب اہل قرآن کے مقبولات کی سندات کی بنا پر مسیحیت کی۔ مسیحیوں کی مسیح کے عقائد کی صحت و صداقت کی یکطرفہ ڈگری ہے خصوصاً الوہیت مسیح اور باپ بیٹا روح القدس کے واحد خدا ہونے پر قرآنی شہادات کا مجموعہ ہے۔ شائع شدہ حصص (۱) حقیقت الاسلام ہے قیمت ۲/ (۲) اہل اسلام ہے قیمت ۲/ محصولڈاک علاوہ (۳) اله الاسلام زیر طبع ہے قیمت محصولڈاک علاوہ ہوگی۔ ان کے سوا باقی اور حصے بھی جو بالکل تیار ہیں تحقیق الاسلام میں کمال یہ ہے کہ قرآن کو اور حضرت محمد کو جو مسیحیت کے دشمن سمجھے جاتے تھے مسیحیت کی ہر ایک صداقت کا گواہ بنا دیا گیا ہے اور ایسے شاہد بنا دیئے گئے ہیں کہ جنکے رو برو کسی مفتی و مولوی کا منصوبہ خلاف گوئی میں کچھ نہیں چل سکتا ہے جاری ہیں امام ہیں صداقت و جو تحقیق الاسلام کو شروع کر کے علماء اہل القرآن کیا تغییر کرتے ہیں۔ المشتہر پادری - غلام مسیح

پاسٹر کلیسیا لودیانہ مقیم مشن احاطہ لودیانہ۔ پنجاب

چارہ رحمانی پریس ... صاحب پادری نور الہی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں نے لئے مشن سکیم پریس لودیانہ باہتمام مرزا الٰہی بخش واڑہ چھپا